اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے معانی اور پر معارف تشریح کا بیان

صفت مالکیّت یوم الدین اپنے فیضان کیلئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے

اس صفت سے فیض پانے کیلئے احکام الٰہی پر عمل، اعمال صالحہ، عاجزی سے دعائیں اور عبادت کرتے ہوئے اُس کے آگے جھکنا ضروری ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 9 مارچ 2007ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 9 مارچ 2007ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی صفت مالکیت کے معنیٰ اور پر معارف تشریح بیان فرمائی۔ احمدیہ ٹیلی ویژن نے یہ خطبہ جمعہ مختلف زبانوں میں رواں ترجمہ کے ساتھ براہ راست نشر کیا۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود کا حوالہ پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کا چوتھا احسان جس کو فیضان اخص سے موسوم کر سکتے ہیں مالکیت یوم الدین ہے جس کو سورۃ فاتحہ بیان فرمایا گیا ہے رحیمیت میں دعا اور عبادت کے ذریعے کامیابی کا ارتقاء قائم ہوتا ہے اور صفت مالکیت میں اس کا ثمرہ عطا کیا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ ترتیب انتہائی پرحکمت ہے۔ حضور انور نے اللہ تعالیٰ کی اس صفت کے لغوی معنی اور تفسیر مختلف کتب لغت سے بیان کیے اور فرمایا کہ مالک یوم الدین کے معنی ہیں کہ جو اپنے احکام اوامر و نواحی عوام الناس میں اپنی مرضی سے چلاتا ہو، وہ اللہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس کے معنی یہ بنیں گے کہ جزا سزا کے وقت کا مالک، شریعت کے وقت کا مالک، نیکی اور گناہ کے زمانے کا مالک، محاسبہ کے وقت کا مالک، اطاعت کے وقت کا مالک اور اسی طرح خاص اور عام حالتوں کا مالک ہے یعنی جو آخری وقت تک وفا کے ساتھ اپنی حالتوں کو اس کے احکام کے مطابق رکھیں گے وہ اس صفت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا کہ مالک لغت عرب میں اس کو کہتے ہیں جس کا اپنے مملوک پر قبضہ تامہ ہو اور جس طرح چاہے اپنے تصرف میں لاسکتا ہو اور یہ لفظ حقیقی طور پر بلحاظ اپنے معنوں کے بجز خدا تعالیٰ کے کسی دوسرے پر اطلاق نہیں پا سکتا۔ کیونکہ قبضہ بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کیلئے مسلّم نہیں۔ حضور انور ملک اور مالک کا فرق کرتے ہوئے فرمایا۔ لفظ ملک کی نسبت مالک، بندے کو اپنے رب کے فضلوں کا کہیں زیادہ امید دلانے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ مالک یوم الدین سے مراد صرف یہ نہیں ہے کہ وہ آخرت یعنی جزا سزا کا مالک ہے اور دنیا کا نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دنیا میں قانون قدرت اور اللہ تعالیٰ نے جو اپنی دوسری صفات کے تحت انسان کیلئے بعض باتیں مقدر کی ہوئی ہیں، ڈھیل یا چھوٹ دی ہوئی ہے اس کی وجہ سے اس دنیا میں فوری جزا سزا نہیں ہے لیکن جو جزا سزا کا دن ہے اس دن کوئی مفر نہیں ہوگا۔ صرف خدا تعالیٰ کا حکم جاری ہوگا۔ فرمایا کہ یہ خوف کا مقام ہے لیکن اس کے ساتھ ہی مومنوں کیلئے یہ خوشخبری بھی ہے کہ مالکیت یوم الدین انہیں جنتوں کا وارث بنائے گی جس کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے پس اللہ تعالیٰ ملک بھی ہے اور مالک بھی ہے اور مالک ہونے کی حیثیت سے اسے یہ بھی اختیار ہے کہ اگر وہ چاہے تو معاف فرمادے۔ لیکن اس کا رحم اس کے غصے پر غالب آجاتا ہے۔ پس کس قدر بدبختی ہوگی کہ اس کے باوجود ایسے ارحم الراحمین خدا کے غضب کا انسان مورد بنے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مالکیت یوم الدین اپنے فیضان کیلئے فقیرانہ تضرع اور الحاح کو چاہتی ہے۔ اگر اس سے فیض اٹھانا ہے تو انتہائی عاجزی سے دعائیں کرنا اور اس کے آگے جھکنا ضروری ہے۔ پس مالکیت یوم الدین کی صفت سے فیض پانے کیلئے نیک اعمال بجالانا، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا اور اس کی عبادت کی طرف توجہ دینا انتہائی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود نے ان صفات اربعہ کی ترتیب کا ایک پہلو یہ بھی بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ صفت ربوبیت کے تحت نشوونما کیلئے سامان پیدا فرماتا ہے اور پھر یہ سامان رحمانیت کے تحت بندے کو دیتا ہے پھر جب بندے اس سے فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے اعلیٰ نتائج پیدا فرماتا ہے اور پھر مالکیت کے تحت دنیا پر غلبہ دے دیتا ہے۔ نیز بندے کیلئے ان صفات کا اظہار کرنے کیلئے ترتیب بدل جاتی ہے بندہ پہلے مالک کی صفت کا مظہر پھر رحیمیت کا اور جب اس سے ترقی کرتا ہے تو رب العالمین کا مظہر بننے کیلئے سوسائٹی کی اصلاح کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں سے ہمیشہ حصہ دیتا رہے اور جزا سزا کے دن بھی اس کا رحم حاصل کرنے والے ہوں۔ آمین

حضور انور نے آخر پر محترم مولانا چوہدری منیر احمد عارف صاحب مربی سلسلہ کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے آپ کی دینی خدمات کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔